مولانا سعید الحق جدون فاضل حقانیہ

مولانا شیر علی شاہ کی تحقیقی کاوش
تفسیر حسنِ بصری کا تعارف اور اس کے محقق نسخے کی خصائص و ممیّزات

۳۰ اکتوبر ۲۰۱۸ء شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ کی تیسری برسی ہے اس موقع پر آپؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا آپؒ کے تلامذہ اور جامعہ حقانیہ و ماہنامہ الحق کا حق بنتا ہے، آپؒ کی حیات وخدمات پر ماہنامہ الحق نے خصوصی شمارہ نکالنے کی سعادت حاصل کی ہے، اس لئے اس موقع پر آپؒ کے تحقیقی کاوش تفسیر حسنِ بصری کا تعارف اور اس کے محقق نسخے کی خصائص وممیّزات کو مولانا سعید الحق جدون کی کتاب شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ: حیات وخدمات سے پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

کچھ صاحب تصنیف کے بارے میں

امام حسن بصریؒ جلیل القدر تابعی تھے، آپ کا نام ''حسن'' اور کنیت '' ابوسعید'' تھی، والد کا نام ''یسار'' اور والدہ کا نام ''خیرۃ'' تھا۔ آپ کے والد وادی القریٰ میں کاشتکاری کرتے تھے، آپ کی والدہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھیں، آپ کی پیدائش بھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ۲۱ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی، جب بچپن میں آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ روتے تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بہلانے کے لئے اپنے سینے سے لگالیتی تھیں، آپ کی فصاحت اور بلاغت اس برکت کی وجہ سے تھی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بچپن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں لے جاتی تھیں۔ ایک دن انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعا کی:

اللهم فقهه في الدين وحببه الى الناس

اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے۔

حضرت حسنِ بصری نے ابتدائی تعلیم مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں میں حاصل کی۔

مسجدِ نبویؐ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن حفظ کیا۔قرآن وسنت کے فہم کے لئے آپ صحابہ کرام کے حلقہائے دروس میں شریک ہوتے، آپ کو تین سو صحابہ کرام کی دیدار نصیب ہوئی، جن میں ستر بدری صحابہ کرام تھے۔ان حضرات سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا۔

۳۵ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے پریشان کن حادثہ کا آپ نے مشاہدہ کیا،اس وقت حسنِ بصریؒ کی عمر چودہ سال تھی، اس کے بعد ۳۶ ہجری میں جنگ جمل اور ۳۷ ہجری میں جنگ صفین کا معرکہ بھی آپ نے بچشمِ خود دیکھ لیا، ان تین تاریخی واقعات کے بارے میں آپ سے روایات منقول ہیں،اس طرح حجاج بن یوسف کے خلاف جب لوگوں نے خروج کا فیصلہ کیا تو سعید بن ابی الحسن لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے، جبکہ حسنِ بصری نے لوگوں کو منع کرتے ہوئے فرمایا: یا یھا الناس ا نه والله ما سلط الله الحجاج عليكم الا عقوبة فلا تعارضوا عقوبة الله بالسيف ولكن عليكم السكينة و التضرع۔

جنگ صفین کے بعد آپ کا خاندان مدینہ سے ہجرت کرکے بصرہ گئے، جہاں پر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حلقہائے درس لگتے تھے، جیسے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، احنف بن قیس رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ،عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ،آپ نے یہاں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کبار تابعین سے تعلیم کی تکمیل کی۔مورخین کے مطابق آپ نے تعلیم وتعلم کی ابتدا مدینہ منورہ سے کی جبکہ تکمیل بصرہ میں کی۔علمی پیاس بجھانے کے بعد ۴۳ ہجری کو عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے اور تین سال تک مسلسل لڑے،جس کے نتیجے میں سجستان اور کابل کو فتح کیا،اسی طرح ان کے ساتھ غزوہ اندقان، اندغان، زابلستان اور دیگر بلاد کے غزوات میں میں شامل ہوئے۔غزوہ کابل سے واپسی کے بعد آپ نے اصلاح معاشرہ اور رجالِ دعوت وجہاد کی تیاری کی طرف توجہ دی، چنانچہ اس مقصد کے لئے انھوں نے درس وتدریس ،قضا وافتا اور وعظ ونصیحت شروع کی،علوم شرعیہ کے جس فن میں کسی کو ضرورت پیش آئی،اس میں آپ نے ان کی تشنگی دور کی۔

رجب ۱۱۰ھ شب جمعہ کو آپ فوت ہوئے، شاگردوں نے آپ کو غسل دیا، جمعہ کی نماز کے بعد آپ کی نماز جنازہ ہوئی، آپ کی وفات پر لوگ اس قدر غمزدہ تھے، کہ اسی دن بصرہ کی جامع مسجد میں عصر کی جماعت اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ لوگ سب کے سب آپ کے جنازے کے ساتھ گئے تھے، جب کہ بصرہ میں اسلام کے بعد اس طرح کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔

صاحب تصنیف کا علمی مقام

حضرت حسنِ بصریؒ ہمہ گیر شخصیت اور جامع ترین عالم تھے، اللہ تعالی نے تمام علوم وفنون سے حظ وافر عطا فرمایا تھا، لغت، بلاغت، قراءات، تفسیر، علوم القرآن، حدیث وعلوم حدیث، فقہ، قضا اور فتوی نویسی سمیت کئی علوم وفنون پر ان کو کامل دسترس حاصل تھی، بہت سے علوم میں رتبہ امامت کو پہنچے ہوئے تھے، ان حقائق سے حسنِ بصریؒ کی علمی وسعت اور جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے، ان علوم میں ان کی مہارت پر تبصرہ کرتے ہوئے ابوبکر المزنی لکھتے ہیں:

"من سره ان ينظر إلى أفقه ممن راينا، فلينظر الى الحسن."كان فى حلقة الحسن البصرى التى فى المسجد حديث، وفقه، وعلم القرآن، واللغة، والوعظ، فبعض الناس صحبه للحديث ليسمع منه المرويات، وبعض الناس صحبه للقرآن ليسمع منه التفسير، وبعض الناس صحبه للبلاغ ليتعلم منه اللغة والفصاحة والبيان، وبعض الناس صحبوه للوعظ ليتعلم منه الاخلاص والعبادة .

جو یہ پسند کرے کہ ہمارے دیکھے ہوئے لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ شخص کو دیکھے، وہ حسنِ بصری کو دیکھ لے، مسجد میں حسن بصری کے حلقے حدیث، فقہ، علم قرآن، لغت اور وعظ پر مشتمل ہوتے تھے، بعض لوگوں نے حدیث سیکھنے کے لئے آپ کی صحبت اختیار کی، اور بعض لوگوں نے تفسیر، بلاغت، لغتِ عرب سیکھنے کے لئے آپ کی صحبت اختیار کی جبکہ بعض لوگوں نے آپ کی صحبت اس لئے اپنائی تاکہ آپ کے مواعظ سے اخلاص اور عبادت سیکھیں۔

لغت اور نحو میں مہارت

امام حسن بصریؒ لغت میں امامت کے رتبے پر فائز تھے، ابوعمرو ابن علاء، عبداللہ بن ابی اسحاق، الجاحظ جیسے لغت کے ماہرین آپ کی مہارت کے معترف ہیں، آپ کی امامت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ کتبِ لغت کے مایہ ناز مصنفین نے آپ سے استفادہ کیا، جیسے ابن قتیبہ نے غریب الحدیث، زمخشری نے الفائق، جوہری نے الصحاح، الراغب اصفہانی نے المفردات فی غریب القران، ابن الاثیر نے النہایہ فی غریب الحدیث اور ابن منظور نے لسان العرب میں حسنِ بصری کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ نحو میں بھی ائمہ نحاۃ آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کو اس فن میں اس قدر مہارت تھی کہ آپ فرزدق،

کمیت سمیت دیگر ماہرین فن کی غلطیاں نکالتے تھے، آپ اس فن کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں، یہ حقائق ان کی لغت اور نحو میں امامت پر شاہد عدل ہیں۔

قراءت میں درجہ امامت

حضرت حسنِ بصری قراءات کے ماہر تھے، قراءات میں ان کا شمار دوسرے طبقے میں ہوتا ہے، آپ نے حطان بن عبداللہ، علی بن ابی العالیہ اور رفیع بن مہران سے استفادہ کیا، اس کے علاوہ ابوعمرو بن العلا البصری سے بھی پڑھا جو ائمہ سبعہ فی القراءات میں سے ایک ہیں۔ قراءت میں حسنِ بصریؒ کے اقوال کو کبار قراء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، جیسے امام ابوعمر الدانی وغیرہ۔ حسنِ بصریؒ ان چار ائمہ میں سے ہیں، جن کی طرف شاذ قراءات کی روایت دیگر راویوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

علوم القران اور تفسیر میں مقام

علوم القران اور تفسیر میں بھی آپ کا بلند مقام تھا، ایک مفسر کے لئے جن علوم کا جاننا ضروری ہے، امام حسنِ بصریؒ ان تمام علوم سے مزین تھے، اسی وجہ سے حجاج بن یوسف نے آپ کو اس ٹولے کا سربراہ بنایا جو مصاحف لکھنے پر مامور تھے، حجاج نے اس گروہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

> اکتبوا المصاحف واعرضوا وصیروا فیما اختلفتم فیه الی قول هذا الشیخ یعنی الحسن "مصاحف لکھو اور جہاں آپکا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس شیخ یعنی حسن بصری کے قول پر عمل کرو۔"

امام حسنِ بصریؒ کو اللہ تعالی نے قرآن کریم کا فہم عطا فرمایا تھا، آپ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت اس کی آیتوں میں غایت درجہ سوچ و تدبر کرتے تھے۔ محمد بن حجادہ الازدی ان کی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: کیف وجدتِ الحسن البصری "آپ نے حسن بصری کو کیسے پایا؟" حسن بصری کی بیوی نے فرمایا: اذا قراء القرآن فاِذا عیناه تزرِفانِ الدموعِ وشفتاه لاتتحرکان "جب قرآن پڑھتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہتے اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے تھے۔"

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: هذا لکمال عنایته بفهم المعانی والمطالب القرآنیة وتدل هذه الاثار علی کمال تدبره، وعظیم معرفته بمعارف القرآن ومتطلباته یہ اس وجہ سے کہ آپ کو قرآن کریم کے معانی اور مطالب میں خوب مہارت حاصل تھی...... یہ آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ قرآن کریم میں خوب تدبر فرمایا کرتے تھے اور آپ کو قرآنی معارف و مطالب میں خوب مہارت حاصل تھی۔

حدیث وعلومِ حدیث میں مرتبہ

حضرت حسنِ بصری کو اللہ تعالیٰ نے احادیث میں بھی ملکہ عطا فرمایا تھا، احادیث کے باب میں آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا جاتا ہے، آپ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد سے احادیث سنی، آپ کے پاس عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کا صحیفہ تھا، جس سے آپ روایت کرتے تھے، ان کی مرویات کو اصحابِ صحاح ستہ کے علاوہ اصحابِ سنن ، مسانید، مصنفات، اور اصحابِ معاجم نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔جس سے اس میدان میں ان کے بلند علمی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔

علوم الحدیث میں بھی آپ کو اس قدر مہارت حاصل تھی کہ آپ کی آرا ہی علمائے اصول حدیث کے لئے مصدر بنی، علوم الحدیث کی جس کتاب کو دیکھ لیں وہ حسنِ بصری کی افکار سے مستغنی نہیں ہوگی۔ آپ نے اس فن کے جن اصول کو بیان کیا، بعد کے علما نے ان سے استدلال کیا، مثلا اس فن کے ماہر ابو محمد الحسن بن عبد الرحمٰن الرامہرمزی آپ کے عمل پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

كان الحسن يجيز الروای بالمعنى

حسن بصری روایت بالمعنی کو جائز سمجھتے تھے۔

نقد اور جرح کے باب میں بھی آپ کو سبقت حاصل رہی، وہ ان اولین لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں، جنھوں نے جرح وتعدیل اور نقد کے باب کو کھولا، آپ کے نقد پر بعد کے علما نے استدلال کیا۔امام ترمذی فرماتے ہیں:

وقد وجدنا غير واحد من الايمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصری

تابعین میں سے بہت سے ائمہ نے رجال پر کلام کیا ہے جن میں حسن بصری بھی ہیں۔

فقہ میں مہارت

اللہ تعالیٰ نے حسنِ بصریؒ کو دین کی فقاہت اور مسائل کے استنباط میں بڑی مہارت دی تھی، چنانچہ آپ فقہائے عراق کے امام تھے، فقہ میں کوئی بھی فصل اور کوئی بھی باب ایسا نہ ہوگا جس میں امام حسنِ بصری کے فقہی اقوال اور دقیق آرا نہ ہوں۔ محمد بن یحییٰ بن مفرج الاندلسی نے آپ کی فقہ کو سات جلدوں میں جمع کیا ہے، ابوبکر المزنی آپ کی فقہی مہارت کے حوالے سے لکھتے ہیں:من سره ان ينظر الى افقه من رأينا، فلينظر الى الحسن۔

قضاء میں بلند رتبہ

حسنِ بصری رحمہ اللہ کو قضاء کے مسائل پر عبور حاصل تھا، دو دفعہ قاضی کے منصب پر آپ کا

تقرر ہوا اور دونوں بار آپ ناراض تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا، کسی نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے پوچھا: آپ نے بصرہ میں کس کو قضاء سپرد کیا، تو آپ نے فرمایا: میں نے سید التابعین حسنِ بصری کو سپرد کیا۔

افتاء میں علمی شان

حسنِ بصری رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار علوم سے نوازا تھا، وہاں افتاء پر بھی آپ کی گرفت تھی، آپ بصرہ کے مفتی تھے، صرف عوام نہیں بلکہ علماء بھی آپ سے مسائل پوچھتے تھے، جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کی تربیت کی اور آپ کو پڑھایا لیکن پھر جب کوئی کسی مسئلہ کے بارے میں ان سے پوچھتے تو آپ حسنِ بصریؒ کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرماتے تھے، خالد بن ریاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: عليكم مولانا الحسن فسلوه، فقالوا: يا ابا حمزة نسالك وتقول سلوا مولانا الحسن !فقال: انا سمعنا وسمع فحفظ ونسينا آپ لوگ ہمارے محترم حسن بصری سے پوچھ لیں، لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ! ہم آپ سے پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے پوچھ لیں۔ تو آپ نے فرمایا: ہم نے بھی احادیث اور روایات سنیں اور انہوں نے بھی۔ مگر ہم بھول گئے اور انہیں یاد ہیں۔

صاحبِ تصنیف کے بارے میں اہل علم کی توصیفی کلمات

امام حسن بصری بڑے مقام اور عظیم علمی شان کے مالک تھے، آپ کی علمی عظمت کو بڑے بڑے ائمہ اور اصحابِ علم وفضل نے تسلیم کیا، اور آپ کی علمی شان اور بلند مقام کی نہ صرف تعریف کی بلکہ آپ کو بے پناہ علمی خدمات کی وجہ سے وقت کا امام قرار دیا ہے، استادِ محترم مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نوراللہ مرقدہ نے تفسیر حسن بصری کے مقدمے میں بڑے بڑے اصحابِ علم کے توصیفی کلمات کو جمع کیا ہے، جنھوں نے امام حسن بصری کی علمی خدمات، ان کی قابلیت اور تقویٰ وللّٰہیت کی مدح بیان فرمائی ہے۔ خوفِ طوالت کی وجہ سے ان تمام اقوال کو نقل نہیں کیا جاسکتا ہے، تاہم چند اقوال بطورِ نمونہ پیش خدمت ہیں:

☆ جلیل القدر صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، امام حسن بصری کے بلند علمی شان کے قائل تھے اور لوگوں کو ان سے پوچھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے تھے:

سلوا مولانا الحسن !فقال: انا سمعنا وسمع فحفظ ونسينا

☆ امام حسن بصری وقت کے بڑے امام اور تابعین کے سرخیل گردانے جاتے تھے، محمد بن احمد ذہبی نے حسن بصری کو "سید التابعین" کا لقب دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

الحسن بن یسار مولی الانصار، سید التابعین فی زمانه بالبصرة. کان ثقة فی نفسه، حج راسا فی العلم والعمل، عظیم القدر،

"حسن بن یسار انصار کے سید اور بصرہ میں تابعین کے سرخیل تھے، آپ ثقہ اور حجت تھے، علم وعمل میں یکتا تھے، بڑے مرتبے والے تھے۔"

☆ حضرت قتادہؒ جیسے بلند پایہ لوگوں نے بھی امام حسنِ بصری کی علمیت اور فقاہت کا اعتراف کیا ہے اور اس وقت کے تمام علماء وفقہاء پر ان کی افضلیت بیان فرمائی ہے، اپنا مشاہدہ تحریر فرماتے ہیں:

ما جالست فقیها قط لا ریت فضل الحسن علیه

☆ ایوب سختیانی نے امام حسنِ بصری کو بڑے فقہا میں شمار کیا ہے، بلکہ اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں نے حسنِ بصری سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا ہے، اس بارے میں لکھتے ہیں:

ما رات عینای رجلا قط کان افقه من الحسن

"میری آنکھوں نے حسن بصری سے زیادہ فقیہ کسی شخص کو نہیں دیکھا۔"

☆ حسن بصری ان لوگوں میں سے تھے، جن پر علاقے کے لوگ بھی فخر کرتے ہیں، اور ان کی موجودگی اور اس علاقے سے نسبت کو اپنے لئے عظمت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ عمرو ابن مرہ فرماتے ہیں: انی لاغبط اهل البصرة بهذین الشیخین الحسن، وابن سیرین

زیرِ تبصرہ کتاب "تفسیر حسنِ بصری"

تفاسیر کی فہرست میں تفسیر حسن بصری ایک عظیم الشان اور بنیادی تفسیر ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ حسنِ بصری کے بعد کے تمام مفسرین نے آپ سے اخذ واستفادہ کیا، تفسیر یحییٰ بن سلام، عبدالرزاق، طبری، الدر المنثور، تفسیر ابن ابی حاتم، اور تفسیر ابن کثیر جیسے بنیادی تفاسیر نے اس تفسیر کی روایات اور اقوال کو نقل کیا ہے۔ جن تفاسیر کی بنیاد منقولات وروایات پر ہے، ان میں سے یہ تفسیر ایک معتمد اور باوثوق تفسیر سمجھی جاتی ہے، اس تفسیر کے بلند مقام پر تبصرہ کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ کے استاد عمر فلاتہ لکھتے ہیں:

تفسیر الحسن البصری من اقدم التفاسیر واجلها واهمها واعظمها۔

"تفسیر حسنِ بصری کا شمار قدیم، اہم ترین اور عظیم تفسیروں میں سے ہوتا ہے۔"

تاتاری فتنے میں تفسیر حسنِ بصری کی دریا بردی

جب تاتاری فتنہ آیا تو تاتاریوں نے مسلمانوں کے علمی تراث کو جلایا اور سمندر میں پھینک دیا،

جس میں بہت بڑی نادر اور بے مثال کتابیں ضائع ہوئیں، بے شمار کتب خانے دریا برد ہوئے، جس سے مسلمانوں کو بڑی تکلف پہنچی، اور اپنے آباو جداد کے بے مثال علمی تراث سے محروم ہوئے، اس فتنے میں جہاں بے شمار قیمتی کتابوں سے مسلمانوں نے ہاتھ دھویا، وہاں تفسیر حسن بصری جیسی نادر تفسیر بھی ضائع ہوگئی، جس کا بعد میں نہ کوئی نسخہ تھا اور نہ کوئی مخطوطہ۔ اب مسلمانوں کے پاس افسوس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا، لیکن مسلمانوں کے اس افسوس وحسرت سے ان کا کھویا ہوا ورثہ واپسی نہ ہو سکا، اور وہ اس عظیم علمی تراث سے محروم ہوئے۔

زیرِ تبصرہ تفسیر کے بکھرے مواد پر تحقیق کی ضرورت

تاتاری فتنے میں اس تفسیر کے ضائع ہونے کی وجہ سے مسلمان اس عظیم علمی تراث سے محروم ہوئے، چنانچہ اس کی دوبارہ تحقیق وتدوین کی ایک صورت یہ تھی، کہ سابقہ تمام کتب تفسیر، تاریخ، سیرت اور دیگر تمام علمی تراث کی کتابوں کو ٹٹولا جائے، اور ان سے ان تفسیری اقوال وروایات کو جمع کیا جائے، جو حسنِ بصری سے مروی ہوں، اس تفسیر کی اس انداز میں تحقیق ومراجعت تاتاری فتنے کے بعد ہر دور کی ایک ضرورت رہی، لیکن اس کے لئے تمام کتابوں کو کنگالنا اور پھر اس کو جمع کرنا ایک مشکل کام تھا، جس کی وجہ سے اس دور سے اب تک ادھورا رہا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے درجات علیا کے استادِ تفسیر، محقق، نقاد، اور تفسیر حسن بصری کے نگرانِ مقالہ ڈاکٹر عبد العزیز بن محمد بن عثمان اس تفسیر کی تحقیق ومراجعت کی ضرورت اور اہمیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں: علم تفسیر مختلف مراحل سے گزری؟ اس میں لکھنے والے گوناگوں شخصیات ہیں؟ تاہم پھر بھی ہمیں اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حوادث زمانہ سے تفسیر حسن بصری کا جو حصہ بچ گیا ہے، اس کو جمع کیا جائے؟ یہ تفسیر بہت سی قدیم کتابوں کے اندر بکھری ہوئی پڑی تھی، کیونکہ یہی وہ تفسیر ہے جس نے راہ سلوک کی حکمتوں کو اپنے اندر سمیٹا اور خدا تک جانے والوں کے لیے راستہ روشن کیا

تفسیر حسنِ بصری پر حضرت شیخ کی تحقیق کا سبب

شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کو پی ایچ ڈی کے مقالہ کے لئے انتخابِ موضوع کے وقت اپنے استاد سید عطیہ طنطاوی نے اس تفسیر پر تحقیقی کام کرنے مشورہ دیا، آپ نے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس تفسیر کی ازسر نو تحقیق شروع کی اور ایک طویل عرصہ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا، آپ نے درس کے دوران اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: میں جس وقت جامعہ اسلامیہ میں دکتورہ کیلئے مقالہ لکھ رہا تھا تو میں نے درخواست دی کہ میں ہند کے تین علما کی تفسیروں پر اتجاهات المفسرين في القرن العشرين في الهند لکھنا چاہتا ہوں اور میرا خیال تھا کہ مودودی صاحب، سرسید احمد خان اور احمد

رضا خان بریلوی کی تفاسیر میں جو قابل ماخذہ خامیاں ہیں ان کو بیان کروں، لیکن چونکہ جامعہ کی طرف سے میری درخواست منظور نہیں ہوئی۔ ہمارے استاد محترم سید عطیہ طنطاوی جواب جامعہ از ہر مصر کے رئیس ہیں، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ: تفسیر حسن بصری پر تحقیق کرلو، اس کے پہلے چودہ پاروں کی تفسیر یعنی سورہ فاتحہ سے سورہ نحل تک جامعہ کے طالب علم عمر یوسف کمال صاحب نے لکھی ہے، اور باقی پر آپ کام کرلیں۔

تفسیر حسنِ بصریؒ کی تحقیق میں مولانا شیر علی شاہ کا منہج

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور مسجد نبوی کے موذن مولانا ڈاکٹر یوسف کمال نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اس تفسیر پر کام کیا، پہلے چودہ پاروں کی تفسیری روایات کو مولانا ڈاکٹر یوسف کمال اور آخری سولہ پاروں کو مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ نے جمع کر کے امتِ مسلمہ کے اس عظیم سرمایہ کو دوبارہ محفوظ کیا، یہ تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور ابتدا میں ایک جلد میں مولانا شیر علی شاہ نے ایک جاندار اور تفصیلی مقدمہ لکھا ہے، جس میں حسن بصریؒ کے احوال واثار ہیں، باقی جلدوں میں تفسیری نکات جمع کی گئی ہیں، اس تفسیر میں حضرت شیخ شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کے منہج کے اہم نکات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مولانا شیر علی شاہ نے اس تفسیر کی تحقیق میں تفسیر یحیی بن سلام، عبدالرزاق، طبری، الدر المنثور، اور تفسیر ابن کثیر کو اہم بنیادی مراجع قرار دیا، عبد بن حمید، ابن منذر، تفسیر ابن ابی حاتم اور دیگر تفاسیر کی نہ ملنے پر ان کے حوالوں کے لئے علامہ سیوطی کی تخریجات پر اکتفا کی۔

(۲) روایات مسندہ کو روایات معلقہ پر مقدم کیا، اسی طرح روایات مسندہ کی سند عالی کو سند نازل پر مقدم کیا، مگر جب سند عالی میں نص ناقص یا مجمل ہو، تو انھوں نے نص کی تخریج سند نازل سے کی، اور بہت کم مقامات پر اس طرح ہوا ہے۔

(۳) ایک کلمہ یا ایت کی تفسیر میں جب ایک روایت کی مختلف اسانید ہوں، تو خوفِ طوالت کی وجہ سے صرف ایک سند ذکر کی ہے، باقی اسناد کو چھوڑ دیا ہے، اور حاشیہ میں اسانید کی تعداد کی نشاندہی کی ہے۔

(۴) حاشیہ میں سب سے پہلے وہ حوالہ ذکر کیا ہے، جس سے نص کی تخریج کی ہے، پھر اگر مسند ہو تو اس کی سند پر حکم لگایا ہے اور اگر اس مرجع میں دو، تین یا زیادہ اسناد سے منقول ہو تو اسانید کی تعداد بیان فرمائی ہے، اگر دو اسما میں اشتراک یا اشتباہ تھی تو اسکی وضاحت کی ہے، اسکے بعد دیگر مراجع ذکر کیے ہیں۔

(۵) تحقیق شدہ نسخے میں صرف امام حسن بصریؒ کے اقوال کو کسی ایت یا کلمے کی تفسیر میں ذکر کیا، حضرت حسنِ بصریؒ نے اپنے اساتذہ اور شیوخ سے جو روایت کی ہے اس کو اس نسخے میں نقل نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ یہ ان کے اساتذہ کے تفسیری اقوال میں شمار کیا جاتا ہے، بعض مقامات پر تفسیر باقوال الصحابہ اور

باقوال التابعین کی وضاحت کے لئے بطور مثال امام حسن بصری کے اساتذہ کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔

(۶) جن مراجع کا ذکر بار بار آیا ہے ان کی طرف صرف اشارہ کیا ہے، اگر مصنف مشہور ہو تو اس کے نام سے اور اگر کتاب مشہور ہو تو پھر کتاب کے نام سے مختصراً اشارہ کیا۔ اس طرح تمام روایات کی تحقیق کرنے کے بعد اگر امام حسن بصری کی دلیل مضبوط تھی تو اس کو ترجیح دی ہے، اور اگر کسی اور مفسر کی دلیل زیادہ مضبوط نظر آئی تو اس کو مرجح قرار دیا ہے۔

(۷) حضرت شیخ نے تفسیر کے حاشیہ میں ان بڑے اور عظیم مفسرین کے اسماء ذکر کئے، جنھوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی طرح تفسیر کی ہو۔ اور ایت کی تفسیر میں اس سورت اور ایت نمبر کی وضاحت کی ہے، اس طرح تفسیری روایات کے نمبرات لگانے کا بھی اہتمام کیا ہے۔

(۸) احادیث کی تخریج کا کام کیا ہے، تاہم اس مقام پر حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس مرحلے نے مجھے بہت تھکا دیا، کیونکہ حسن بصری نے زیادہ تر روایت بالمعنی کی ہے، جس کی وجہ سے محقق مفھرس لالفاظ الحدیث کے معاجم سے زیادہ استفادہ نہیں کرسکتا ہے۔

(۹) آثار کی اسانید میں جن حضرات کے اعلام آئے ہیں، ان کے احوال کو امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب ''تقریب'' سے نقل کیا ہے، اگر کسی روای کے حالات تقریب میں نہ تھے، تو پھر دیگر کتب سے استفادہ کیا ہے۔

(۱۰) اجمالی طور پر روایات پر حکم لگایا ہے، تفصیل بیان نہیں فرمائی کیونکہ بقولِ شیخ تفصیل کیلئے طویل وقت صرف کرنے اور صعوبتیں برداشت کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۱) اس تفسیر کے حاشیے میں حضرت شیخ نے بعض غریب کلمات کی تشریح کی، جس کے لئے لغت کی کتابوں کا سہارا لیا، کتاب کے مطالعے سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

تفسیر حسن بصری کے محقق نسخے کی خصوصیات

تفسیر حسن بصری بڑی قدر و منزلت کی تفسیر ہے، تابعین مفسرین میں اس تفسیر کا مقام صف اول میں شمار ہوتا ہے، مورخین اور اصحابِ نظر نے اس تفسیر کی تعریف و توصیف بڑی جاندار انداز میں کی ہے، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ اور مولانا یوسف کمال نے تحقیق اور دقت نظری سے اس تفسیر کی تحقیق و مراجعت کی۔ یہ تفسیر ان دونوں محققین کی مفسرانہ عظمت، فن تفسیر میں مجتہدانہ بصیرت اور محققانہ ذوق کا روشن ثبوت ہے۔ اس تفسیر کی بے شمار خصوصیات میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

مقدمہ تفسیر حسن بصری

مولانا شیر علی شاہ نے تفسیر حسن بصری کا ایک جلد میں ایسا جاندار مقدمہ لکھا جس کے مطالعے پر ہر قاری محقق کو داد دے گا، حسن بصری کے احوال و اثار پر اب تک جو کام ہوا ہے اس میں سب سے زیادہ تحقیقی اور جامع کام مولانا شیر علی شاہ نے کیا ہے، اس بات کی تصدیق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے بھی کی ہے، وہ اس کی جامعیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا شیر علی شاہ نے خود حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کی سوانح پر اتنا بھرپور کام کیا کہ غالباً ان کی شخصیت پر ایسا کوئی اور کام دستیاب نہیں ہے۔"

تفسیر القرآن بالقرآن کا اہتمام

تفسیر کے لئے مرکزی اور بنیادی اصول تفسیر القرآن بالقرآن ہے، تفسیر حسن بصری میں سب سے پہلے اس اصول کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کئی آیات کی تفسیر کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے کئی دیگر قرآنی آیات یکے بعد دیگرے پیش کی ہیں، جس کے چند مثالیں ملاحظہ ہو:

(۱) فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هو قوله تعالىٰ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(۲) اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هو قوله تعالى: وإذ اخذنا مِيثاقكم ورفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم بِقوة واذكروا ما فِيهِ لعلكم تتقون ـ

تفسیر القرآن بالسنۃ کا بہترین نمونہ

امام حسن بصریؒ نے تفسیر القرآن بالسنۃ پر بھی اعتماد کیا ہے، کئی آیات کی تفسیر کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے احادیث سے استدلال پیش کیا ہے، کیونکہ احادیث قرآن کی تشریح کا بہترین ذریعہ ہے۔ امام حسن بصریؒ نے تفسیر حسن بصری میں بے شمار مقامات پر اس اصول کا اطلاق کیا ہے، اور قرآن کریم کی تفسیر احادیث سے کی ہے، اس کی مثال ملاحظہ ہو:

(۱) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں، کہ صَّلٰوةِ الْوُسْطٰى سے مراد عصر کی نماز ہے، اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آئی ہے، کہ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى سے صلاۃ عصر مراد ہے۔ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْط "صلاۃ العصر

تفسیر القرآن باقوال الصحاب والتابعین کا اہتمام

اس تفسیر میں ایت کی تفسیر کے لئے امام حسن بصریؒ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ،تابعین اور تبع تابعین کے اقوال و آثار نقل کئے ہیں۔اس اصول کی عملی مثالیں ان کی تفسیر میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ جس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

1۔ وفومها کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد "الثوم " ہے۔

2۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:ا ن علیا قال فی رجل قتل امرته، قال:ا ن شاوا قتلوه وغرِموا نصف الدية

اسبابِ نزول کا تعین

امام حسن بصری نے اس تفسیر میں اسباب نزول پر خصوصی توجہ دی ہے، کیونکہ اس کے بغیر بعض ایات کا فہم ناممکن ہے۔امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: سبب نزول کی معرفت ایت کے فہم کا تعین کرتا ہے۔ امام واحدی کا خیال ہے کہ سبب نزول کے بغیر ایت کی تفسیر کا سمجھنا ناممکن ہے۔امام حسن بصریؒ بھی کسی سورت یا آیت کا شان نزول بیان فرماتے ہیں اور سبب نزول کی بنیاد پر ایت کی تفسیر کرتے ہیں، جس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

(۱) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نزلت فی من ان يرفع صوته من المنافقين فوق صوت النبي

(۲) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ کے سبب نزول کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: نزلت فی معقل بن يسار

تفسیر حسنِ بصری میں فقہی مباحث

تفسیر حسنِ بصری کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت حسنِ بصری رحمہ اللہ نے آیاتِ احکام پر سیر حاصل بحث کی ہے، کئی مقامات پر ان آیات سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل اور احکام پر مختصر مگر جامع کلام کیا ہے اور زیادہ گہرائی اور تفصیل کے بجائے صرف بقدر ضرورت کلام کیا ہے، جس سے آپ کی اجتہادانہ بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، یہ تفسیر دراصل منقولی تفسیر ہے تاہم بعض مقامات پر فقہی اجتہادات کی وجہ سے اجتہادی تفسیر کا ایک نمایاں پہلو بھی اس میں موجود ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہو:

(۱) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر میں عورت کی نصف دیت کا حکم بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: لا يقتل الرجل بالمراة حتى يعطوا نصف الدية

(۲) وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ کے تحت لکھتے ہیں: ای الرکعتان بعد المغرب

تفسیر حسن بصری اور اسرائیلیات

حسن بصریؒ نے اپنی تفسیر میں بعض مقامات پر اسرائیلیات کو بھی درج کیا ہے جن کی نشاندہی اس تفسیر کی تحقیق و مراجعت کرنے والے حضرات نے کی ہے، چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

(۱) ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اسم عجل بنی اسرائیل الذی عبدوہ یھبوب

(۲) قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کی تفسیر میں فرمایا: "ھبط ادم بالھند و حوا بجدۃ و ابلیس بدست میسان من البصرۃ علی امیال و ھبط الحیۃ باصبھان"

(۳) وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "کان طول سفینۃ نوح الف ذراع و مائتی ذراع و عرضھا ست و مائۃ ذراع "

(۴) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: "رای یعقوب عاضا علی اصبعہ "

تفسیر حسنِ بصری اور لغوی ابحاث

قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حسب موقع الفاظ کی لغوی تحقیق کی ہے جس سے لفظ کا مفہوم آسانی سے واضح ہوتا ہے، چند مثالیں بطورِ نمونہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ میں زُخْرُفٍ کا معنی کا "النقوش "سے کرتے ہیں۔

(۲) اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ میں تُحْبَرُوْنَ کا معنی "تفرحون" سے کیا ہے۔

(۳) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ میں مَسْجُوْرِ کا معنی "المملوء "سے کیا ہے۔

(۴) تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى میں ضِيْزٰى کا معنی "غیر معتدل "سے کیا ہے۔

ناسخ منسوخ کے بارے میں موقف

فن تفسیر میں ناسخ و منسوخ کی شناخت نہایت اہم ہے۔ اس علم سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کون سی آیت محکم ہے اور کون سی متشابہ؟ مفسر قرآن کیلئے اس علم میں مہارت نہایت ضروری ہے تا کہ وہ صحیح معنوں میں احکامات و مسائل کی توضیح و تشریح کر سکے۔ بعض حضرات نے نسخ کی توسیع کی جس کی بنیاد پر قرآن کریم کی کافی ایات منسوخ کے زمرے میں آ جاتی ہیں جب کہ امام حسنِ بصریؒ کو اس سلسلے میں یہ سبقت حاصل ہے کہ انھوں نے منسوخ ایات کا دائرہ تنگ کیا، اور امام حسن بصریؒ کے نزدیک منسوخ ایات بہت کم ہیں، جن ایات کو عام مفسرین منسوخ مانتے ہیں، امام حسن بصریؒ نے ان کی توجیہ کی ہے، جس کی تفصیل مقدمہ تفسیر حسنِ بصری میں موجود ہے، مزید تفصیل وہاں ملاحظہ ہو۔

مولانا شیر علی شاہؒ کی تحقیق پر اہل علم کے توصیفی کلمات

تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق ومراجعت ایک مشکل اور کٹھن کام تھا، جس پر مولانا شیر علی شاہؒ اور شیخ یوسف کمال نے اپنے آپ کو تھکا کر امت مسلمہ کے حضور یہ ہدیہ پیش کیا، اس عظیم تحقیقی کام پر علما ومشائخ اسلام نے ان کو خراج تحسین پیش کی، ان تمام اقوال کو پیش کرنا مشکل ہے، تاہم چند اقعال بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

(۱) جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں درجاتِ عالیاء میں تفسیر کے استاذ، محقق، نقاد، اور تفسیر حسن بصری کے نگرانِ مقالہ محترم جناب ڈاکٹر عبد العزیز بن محمد بن عثمان تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق ومراجعت کے بارے میں ان دو محققین کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالی نے تفسیر حسن بصری کی تحقیق ومراجعت کے لئے ابنائے اسلام میں سے دو محققن کو چنا، جنھوں نے بہت محنت کی، اور حسن بصری کے نفائس، جو مختلف کتابوں کے اندر ہیں، ان کی تلاش میں خود کو بہت تھکایا، یہاں تک کہ انھوں نے اس کو ایک مستقل تحقیقی تصنیف اور کم وبیش پوری تفسیر کی صورت میں مرتب کیا۔ اس کے ساتھ انھوں نے امام حسن بصری کی تفسیر میں روایات کی شرح اور وضاحت بھی کی۔ اللہ تعالی ان دونوں حضرات کو جزائے خیر دے۔

(۲) دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبد الحق نے ایک خط میں مولانا شیر علی شاہ کو اس تحقیقی کام پر مبارکبادی دی ہے اور اس کام کو اپنے لئے اور اپنے جامعہ کے لئے فخر کا باعث قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

مرویات الحسن البصری کا مبارک کام ہر لحاظ سے مستحسن اور مادر علمی دار العلوم کیلئے باعث افتخار ہے میری دلی دعا ہے کہ باری تعالی مزید علمی وروحانی ترقیات سے مالا مال فرمادے۔

(۳) عظیم محدث، حرم نبوی کے مشہور مدرس، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبہ دار الحدیث کے جنرل سیکرٹری شیخ عمر بن محمد فلاتہ تفسیر حسن بصری کے بارے میں اپنے تاثرات تحریر فرماتے ہیں:

مولانا شیر علی شاہ نے مجھے تفسیر حسن بصری پر اپنے ڈاکٹریٹ کے مکمل ہونے کی خوش خبری سنائی۔ میں آپ کے مناقشے میں حاضر ہوا۔ مقالے کے مواد اور مناقشے کے نتیجے سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور ان کے ساتھی نے اپنے عزم وہمت اور اخلاص اور تقوی کی برکت سے اس کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے لئے فراہم کیا۔

(۴) مسجد نبوی شریف کے مدرس، عظیم مفسر وداعی کبیر شیخ ابوبکر بن جابر الجزائری تفسیر حسن بصری کی

تحقیق و مراجعت کے کام سے نہایت مطمئن تھے، انھوں نے اس تحقیقی کام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:
ڈاکٹر شیر علی شاہ نے امتِ مسلمہ کیلئے ایک بہت عمدہ تحفہ پیش کیا ہے۔ عظیم تابعی حضرت حسن بصری کی وہ تفسیر جو آسمان کے چمکتے تاروں کی طرح کل تک مختلف مصادر و مراجع میں بکھری ہوئی تھی، اللہ کے فضل و کرم اور پھر ڈاکٹر شیر علی شاہ کی محنت اور جدوجہد سے آفتابِ ہدایت بن گئی، جو علمِ تفسیر، وعظ و ارشاد اور علم و حکمت کے ہر طالبعلم کے افق میں طلوع ہوتا ہے۔ میں ڈاکٹر شیر علی شاہ کو اس کام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۵) شام کے مشہور عالم اور محقق علامہ عبداللہ بن محمد علوش اس تفسیر سے بہت متاثر ہوئے اور اس کے بارے میں بڑی مدح اور توصیف کے ساتھ لکھتے ہیں:

میں نے تفسیر حسن بصری، جس کی تالیف و تحقیق ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور ڈاکٹر عمر یوسف کمال نے کی ہے، کو ایک ایسی کتاب پایا جو علم سے بھرپور اور خیر و نور سے منور ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ طالبان علم و معرفت اور فقہ کے لئے مرجع بن سکے۔

تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق و مراجعت میں مآخذ و مصادر

مولانا سید شیر علی شاہ مدنیؒ نے تفسیر حسن بصری کی ترتیب و تشکیل میں سینکڑوں کتب سے استفادہ کیا ہے اور بے شمار علما کے اقوال و آرا کو اپنی تصنیف کی زینت بنایا ہے، مدینہ منورہ کی پرنور فضاوں میں رہ کر آپ نے تفسیر میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصریؒ کے تفسیری اقوال کو اکٹھا کرنے کے لئے آپ نے بلا مبالغہ سینکڑوں تفاسیر کے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا اور ان سے آپ کے اقوال کو اکٹھا کر کے دنا پید و ناب "تفسیر حسن بصری" کو ایک مرتبہ پھر بید و یاب کیا۔ اس عظم محنت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میری داڑھی کے بال تفاسیر کی ورق گردانی میں سفید ہوئے ہیں۔ اس تفسیر کے لئے انھوں جن کتابوں کو کنگالا ان میں سے چند اہم مآخذ کے نام یہ ہیں۔

تفاسیرِ قرآن

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ نے اس تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق و مراجعت میں تفسیر مجاہد، تفسیر مقاتل، تفسیر ثوری، تفسیر طبری، تفسیر الوسیط، تفسیر بغوی، تفسیر کشاف، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر بحرالمحیط، تفسیر نسفی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر نیشاپوری، تفسیر الدرالمنثور اور تفسیر جلالین سے استفادہ کیا۔

مخطوطات تفاسیر سے استفادہ

تفسیر حسن بصری پر تحقیق کے دوران جن مخطوطات سے استفادہ کیا گیا، وہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم (م ۳۲۷ھ) جلد نمبر 7، جو دارالکتب المصریہ میں مخطوط نمبر: ۱۵، تصویر

نمبر:ف ۹۵ کے تحت محفوظ ہے۔جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ مخطوط نمبر:۲۲۱۳ کے تحت محفوظ ہے،یہ جلد ۵۷۵ صفحات پر مشتمل ہے،یہ مخطوطہ غیر مرتب،بعض مقامات سے ساقط اور بعض مقامات سے بیاض،جبکہ بعض صفحات مکرر بھی ہیں،یہ جلد سورہ مومنون کی آیت ربنا غلبت علینا شقوتنا سے شروع ہے اور سور عنکبوت کے آخر پر مکمل ہوئی ہے۔

(۲) تفسیر حقائق القرآن المعروف بتفسیر التستری لابی محمدسهل بن عبدالله التستری ،مائیکروفلم نمبر:۲۹۰۱،مخطوط نمبر:۱۰۷ کے تحت محفوظ ہے۔

(۳) تفسیر عبد الرزاق بن ہمام (م۲۱۱ھ)،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مخطوط نمبر:۲۲۶۳ کے تحت محفوظ ہے۔

(۴) تفسیر ابن فورک (م۴۰۶ھ) جلد نمبر۳،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مائیکروفلم نمبر:۱۰۹ اور مخطوط نمبر:۲۲۹ کے تحت محفوظ ہے۔

(۵) تفسیر ابی المظفر السمعانی (م۴۸۹ھ) جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مخطوط نمبر:۳۶۳۸ کے تحت محفوظ ہے۔جو جامعہ مکتبہ ازہریہ کے مخطوطہ نمبر:۲۰۹۵ سے فوٹوسٹیٹ لیا گیا۔

(۶) تفسیر الکشف والبیان للثعلبی (م۴۲۷ھ)،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات میں مخطوط نمبر:۱۱۔۲۷۵۳،۱۲۔۲۷۵۴،۱۳۔۲۷۵۵ کے تحت محفوظ ہے۔

(۷) تفسیر یحیٰ بن سلام (م۲۰۰ھ)،جو مائیکروفلم نمبر:۱۳۴۳ اور ۱۳۴۴ کے تحت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات کے تحت محفوظ ہے۔

(۸) فضائل القرآن لابن الضریس ، جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات میں فوٹوسٹیٹ مخطوط نمبر:۵۳۳ کے تحت محفوظ ہے۔

علوم قرآن: مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے اس تفسیر میں علوم القران کی اصل مصادر اور قدیم علمی تراث کی جن اہم کتابوں سے استفادہ کیا،ان میں سے ابوعبیدہ القاسم کی "فضائل القرآن"،علامہ ابن تیمیہ کی "مقدمہ فی اصول تفسیر"،واحدی کی"اسباب النزول"،نحاس کی "اعراب القران"،جلال الدین سیوطی کی "الاکلیل فی استنباط التاویل"،زرکشی کی "البرهان فی علوم القران"،علامہ ابن قتیبہ کی "تاویل مشکل القران"،مکی بن طالب کی "التبصیر فی القراء ات السبع"،سیوطی کی "لباب النقول فی اسباب النزول"،قاضی عبدالجبار کی "متشابه القران"،اصفہانی کی "المفرادات فی غرائب القران"، ابن عطیہ کی "مقدم فی کتاب المبانی فی نظم المعانی"، ابوعمر الدانی کی "المکتفی فی الوقف

والابتدا فی کتاب اللہ عزوجل"، بقاعی کی "نظم الدرر فی تناسب الایات والسور "اور ماوردی کی" النکت والعیون "زیادہ قابلِ ذکر ہیں۔

کتب وشروحِ حدیث: تفسیر حسنِ بصری میں احادیث میں سے صحاح ستہ کے علاوہ صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمه، مؤطا امام مالك، مستدرك حاكم، سنن دارقطنی، مسند امام شافعی،الادب المفرد،تحف الاحوذی، مسند دارمی،سنن کبری،فتح الباری شرح صحیح البخاری، مستدرك حاكم، مسند احمد،مصنف عبدالرزاق، المقاصد الحسنه ، النهايه فی غریب الحدیث، مسند ابویعلی الموصلی، مسند عبد بن حمید، مسند ابو بکر البزار، معجم کبیر طبرانی وغیرہ سے اخذ کیا ہے۔

کتب تراجم اور جرح وتعدیل: کتب جرح وتعدیل میں مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے امام بخاری کی التاریخ الکبیر ابوجعفر الطحاوی کی مشکل الحدیث ،ابن ابی حاتم کی الجرح والتعدیل ،ابن عبدالبر کی الاستیعاب فی معرف الاصحاب،ابن حجر عسقلانی کی تقریب التهذیب اورتهذیب التهذیب وغیرہ سے بھرپور استفادہ کیا۔

کتب سیرت وتاریخ: سیرت اور تاریخ میں اسد الغابه فی معرف الصحابه،سیرت ابن اسحاق، الاصابه فی معرف الصحابه،الامام الحسن البصری،حلی الاولیا،الشمائل المحمدیه،قصص الانبیا، مشاهیر علما الامصار،المعرف والتاریخ ، دلائل نبوة بیهقی، تاریخ یحی بن معین، الروض الانف وغیرہ سے اخذ کیا ہے۔

فقہ وکلام: اس باب میں آپ نے احیا علوم الدین،التذکار فی افضل الاذکار،شرح الصدور فی بشرح احوال الموتی فی القبور،شفاء العلیل فی مسائل القضا والقدروالتعلیل،اور الفصل فی الملل والاهواوالنحل، کتاب الکبائر، وغیرہ جیسی کتابوں سے اخذ واستفادہ کیا۔

لغات: لغت میں ابونصر جوہری کی الصحاح ،ابن منظور کی لسان العرب، اور یحی ابن زیاد کی معانی القرآن وغیرہ۔ان مصادر کے علاوہ اتحاف السادة المتقین،اقتضا العلم والعمل، بصائر ذوی التمیز، البیان والتبین، التذکار فی افضل الاذکار، الشفا بتعریف حقوق المصطفی ، عیون الاخبار، کتاب الزهد، کتاب الشکر، الکتاب المقدس، محاسب النفس سمیت دیگر متعدد کتب کے حوالے بھی ہمیں زیر بحث کتاب میں ملتے ہیں،جن سے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کے وسعت مطالعہ اور تحقیقی میدان میں دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆